بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد نمبر ۷۲/۳۷ | اتوار ۳ رجب ۱۴۰۳ھ | ۱۷ شہادت ۱۳۶۲ ہش | ۱۷ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۶ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"کمزوری تا حال بہت ہے ویسے عام طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے"

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپکا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

ربوہ: ۱۵ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں اس حال میں کہ بارش ہو رہی تھی اور موسم بہت خنک تھا مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے قرآن مجید کی آیت

وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

(البقرہ آیت ۱۴۹)

کی نہایت لطیف تفسیر بیان کر کے دنیا بھر کے احمدیوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ دنیا کی ہر بھلائی میں ایسا درجہ کمال حاصل کریں کہ تمام بھلائیوں میں باقی دنیا سے آگے نکل جائیں اور پھر دیانت اور سخاوت کے معیار کو بلند کر کے ہر بھلائی میں جو درجہ کمال حاصل کریں اسے اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ ایک چشمہ جاری کی طرح اسے دنیا بھر میں رائج کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ زندگی کے ہر شعبہ اور ہر میدان میں ان کے ذریعہ فیض کا ایک ایسا چشمہ جاری ہو جو ساری دنیا کو سیراب کر رہا ہو۔

حضور نے واضح فرمایا کہ اس آیت میں مسلمانوں کو تمام بھلائیوں میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کسی ایک بھلائی اور نیکی کا خدا نے اس آیت میں ذکر نہیں کیا ہے بلکہ تمام بھلائیوں میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ چھوٹی سی آیت اس قدر وسعت کی حامل ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ خواہ اس کا تعلق دین اور روحانیت سے ہو یا مادی علوم و فنون سے یا صنعت حرفت اور تجارت سے یا پھر ورزشی کھیلوں اور نت نئی ایجادات سے اس میں دوسروں سے بہر طور سبقت لے جانے کو مسلمانوں کا مطمح نظر قرار دیا گیا ہے۔ اس کے لیے دو باتوں کا بطور خاص خیال رکھنا ازبس ضروری ہے ایک دیانت کے معیار کو بلند کرنا اور دوسرے فیض رسانی کے جذبہ کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینا۔ جب تک دیانت کا معیار بلند نہ ہو اُس وقت تک دوسروں پر سبقت لے جانا ممکن نہیں ہوتا دوسرے اس سبقت کے نتیجہ میں جو بھی نیا ہنر یا نیا گر کسی کو حاصل ہو ضروری ہے کہ وہ اسے اپنے تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے عام کرے اور فیض رسانی کے حلقہ کو وسیع کرتا چلا جائے تاکہ مزید ترقی کی راہیں کھلتی چلی جائیں اور ہر شعبۂ زندگی میں قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ حضور نے فرمایا ہم غلبۂ اسلام کے مقصد میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک

باقی صفحہ ۲ پر

ساؤتھ ویسٹرن کیبل ٹیلیویژن سینٹ لوئیس سے اسلام کے تعارفی پروگراموں کا سلسلہ

ان سلسلہ وار پروگراموں میں احمدیہ مشن امریکہ کے مبلغ انچارج صاحب نے بھرپور حصہ لیا

لاکھوں امریکی عوام تک اسلام کا پیغام اور اُس کی تعلیم پہنچانے کے غیر معمولی سامان

یہ خبر الفضل کے تاریخ ۷ فروری ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ سینٹ لوئیس (امریکہ) کے ساؤتھ ویسٹرن کیبل ٹی وی نے ہمیں یہ موقعہ دیا کہ ہم ISLAM - THE COMPLETION OF RELIGION کے عنوان سے نصف نصف گھنٹہ کے چار پروگرام ریکارڈ کروائیں۔ ان چاروں پروگراموں میں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج امریکہ نے بھرپور حصہ لیا۔ ان پروگراموں میں اسلام کے بنیادی عقائد، اسلامی عبادات اور تاریخ اسلام کا مختصر تذکرہ احمدیت کا تعارف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء حضرت اقدس کا تعارف ان کی تصاویر، مسجد بشارت سپین کی تعمیر کا تذکرہ اور اس کی تصاویر، شامل تھیں۔ یہ پروگرام ماہ جنوری میں ہر منگل کو دکھایا گیا۔ ٹیلی ویژن کی انتظامیہ کا خیال ہے کہ ان پروگراموں کے مؤثر ہونے کے نتیجہ میں عام تاثر اس علاقہ میں یہ پایا جاتا ہے کہ مسیحی عقیدہ سے منسلک ہونے کے باوجود کیبل ٹی وی نے مسلمانوں کو پروگرام کے لئے وقت دے کر رواداری کی مثال قائم کی ہے۔ ان چار پروگراموں کے بعد پانچواں پروگرام ریکارڈ کرانے کی جماعت احمدیہ کو دعوت موصول ہوئی۔ چنانچہ ۲۲ فروری ۱۹۸۳ء شام ساڑھے سات بجے چند احباب محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی معیت میں T.V. سٹیشن پہنچ گئے۔ ٹیلی ویژن کی طرف سے سر اسماعیل لطیف احمد نے شمولیت کی۔ اس پروگرام کا عنوان اسلامی طرز حکومت۔ حکومت اور رعایا کے فرائض تھا پروگرام کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ کی تصویر کے ساتھ اور اس کے پس منظر میں خوش الحانی کے ساتھ اذان کی آواز آتی ہے۔

یہ پروگرام بھی نصف گھنٹہ کا تھا۔ ٹیلی ویژن والوں نے فیصلہ کیا کہ ماہ مارچ میں یہ پانچ پروگرام دوبارہ دس بار دکھائے جائیں گے۔

مکرم منیر احمد صاحب چوہدری مرکزی مبلغ لکھتے ہیں اب تک دو پروگرام چار بار دوبارہ دکھائے جا چکے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اشاعتِ اسلام کا کام اللہ تعالیٰ کی تقدیر خاص اور فضل سے سرانجام پا رہا ہے اس طرح لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام اور اس کی تعلیمات پہنچ رہی ہیں۔ دلوں کا بدلنا اس قادر مطلق کے اختیار میں ہے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلوب اور اذہان کو بھی اسلام کے لئے کھول دے

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم معلّم سلیمان صاحب آف سیرالیون کی مثالی قربانی

سیرالیون سے مکرم خلیل احمد صاحب مبشر قائمقام امیر انچارج مشنری اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ خلافت رابعہ کی تحریکات پر احباب جماعت دیوانہ وار لبیک کہہ رہے ہیں۔

نمازوں میں حاضری، چندوں اور مالی قربانیوں میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ وذالک فضل اللہ فنحمدہ علیٰ آلائہ و منتہ۔

محترم امیر صاحب نے اسی ضمن میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔

ہمارے ایک مخلص احمدی نوجوان معلم سلیمان آف مماجو (بوا ایریا) نے پانچ ایکڑ زمین جس میں COFFEE کافی کی فصل ہے مع فصل احمدیہ مشن کے نام وقف کر دی ہے یہ وہ سعید مخلص نوجوان معلم ہیں جنہوں نے اپنا بچہ اپنے خرچ پر ربوہ میں حفظِ قرآن کے لئے بھجوایا ہے۔

سرزمین افریقہ (جسے تاریک براعظم کہا جاتا تھا) میں اشاعتِ دینِ حق کیلئے یہ قربانیاں اس امر پر دلیل ہیں کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب براعظم افریقہ اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے گا۔ وذالک تقدیر العزیز العلیم۔

احباب اس مخلص دوست کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اس سعید نوجوان اور اس کے اہل و عیال پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرمائے۔ آمین۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

امریکن خواتین کی طرف سے پردہ کی پابندی کا خصوصی اہتمام

امریکہ سے مفتی احمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ لکھتے ہیں۔ پردہ کے بارہ میں حضور کے ارشادات سے بہنوں کو بذریعہ خطوط مطلع کیا۔ لجنہ کے ذریعہ انتظام کروایا کہ ایسی بہنیں جن کے پاس برقعہ نہیں اور وہ سلوانا چاہتی ہیں تو ان کی مدد ہو سکے۔ الحمد للہ کہ میٹنگ میں آٹھ مستورات برقعہ پہن کر اور چار چادر اوڑھ کر شریک ہوئیں۔ باقی بہنیں بھی آہستہ آہستہ برقعہ پہننا شروع کر دیں گی۔ شریعت اسلامیہ کی پابندی کے ان واقعات پر احیاء دین اور قیام شریعت کی پیشگوئی پر یقین پیدا ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ زبان پر آ جاتا ہے۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

شرح چندہ

سالانہ چندہ .. — ۱۲۵ | سہ ماہی چندہ .. — ۳۳

ششماہی " .. — ۶۴ | خطبہ نمبر سالانہ .. — ۳۵

احباب یہ نوٹ فرما لیں کہ اس قیمت پر پرچہ ڈاک کے ذریعہ ہی بھجوایا جائیگا۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ رجب ۱۴۰۳ھ

۱۷ شہادت ۱۳۶۲ ہش

حقیقی ایمان کا ایک ناگزیر تقاضا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ایک ایسے تقاضے کا ذکر کیا ہے کہ اگر مومن اسے پورا کر دکھائیں تو ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم رونما ہو سکتا ہے اور دنیوی و اُخروی فلاح کی راہیں ان پر وا ہو سکتی ہیں۔ وہ تقاضا یہ ہے کہ انہیں اللہ اور رسولؐ سے ایسی محبت ہونی چاہیئے کہ اس کے بالمقابل ہر دنیوی رشتہ اور ہر دنیوی شئے کی محبت ہیچ نظر آئے۔ پھر اس نے خبردار کیا ہے کہ اگر وہ اس تقاضے کو پورا نہیں کریں گے تو وہ خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنے بغیر نہ رہیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایمان کے اس لازمی اور ناگزیر تقاضے کا انتباہ کے رنگ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(التوبہ آیت ۲۴)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تُو (ان ایمان لانے والوں سے) کہہ دے۔ (یعنی انہیں خبردار کر دے) اگر تمہارے باپ دادا، تمہارے بیٹے، تمہاری بھائی، تمہاری بیویاں اور تمہارے قبیلہ والے اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارا وہ سامانِ تجارت جس کے نہ بکنے کا خوف تمہیں لاحق رہتا ہے اور تمہاری وہ حویلیاں (اور جائیدادیں) جو تمہیں بہت مرغوب ہیں تمہیں اللہ اور اُس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ (تمہاری ناکامی و نامرادی کے متعلق) اپنا فیصلہ صادر فرما دے۔ یاد رکھو! اللہ اطاعت سے نکلنے والی (یعنی نافرمان) قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ ایمان کے ناگزیر تقاضے کے طور پر مومنوں کو اللہ اور رسولؐ اور اللہ کی راہ میں مجاہدہ دنیا کی ہر عزیز سے عزیز شئے اور عزیز سے عزیز رشتہ سے بھی بڑھ کر عزیز ہونے چاہئیں اور اگر وہ دنیا کی چیزوں اور رشتوں کو اللہ اور رسولؐ اور اللہ کی راہ میں مجاہدہ سے زیادہ عزیز رکھیں گے تو وہ خدا کی راہ میں نافرمان شمار ہوں گے اور اپنے اوپر ترقی کی راہیں مسدود کر لیں گے۔ دنیا میں ذلت و خواری ان کا مقدر بن جائے گی۔

لیکن اللہ اور رسولؐ کی محبت کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ مومن یوں تو اللہ ھُو اور اللہ حق کے نعرے لگائیں اور اسی طرح زبان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھریں لیکن اللہ اور رسولؐ کے احکام پر عمل کرنے کی طرف راغب نہ ہوں، نفسانی خواہشات کی پیروی میں ہمہ وقت مستغرق رہنے کے دوران وقتی طور پر حمد و ثنا کے کلمات دہرانے یا عود و عنبر کی فضا میں درود و سلام کی محفلیں سجانے اور میلاد النبیؐ کے موقع پر دھوم دھام سے جلوس نکالنے اور انہیں ناچ گانے اور غیر شرعی حرکات کے لئے بطور آڑ استعمال کرنے سے تو اللہ اور رسولؐ کی محبت کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے بلکہ ان سے تو عمل و کردار پر معصیت کی چھاپ اور گہری ہوتی ہے۔ اللہ اور رسولؐ کی سچی اور حقیقی محبت اگر دلوں میں جاگزیں ہو تو پھر دنیاوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی انسان اللہ اور رسولؐ کے ذکر سے غافل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ وہ دغا، فریب، چور بازاری، ملاوٹ، سمگلنگ، ناجائز منافع خوری، رشوت ستانی، حرام خوری اور دیگر معصیتوں کا مرتکب ہو۔ اللہ اور رسولؐ کی سچی محبت تو عملی لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ایسے انسان کے کل دنیوی اشغال اللہ اور رسولؐ کے احکام کے تابع ہونے کی وجہ سے عبادت کا درجہ اختیار کر لیتے ہیں اور وہ دین کی اشاعت اور سربلندی کی خاطر مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے۔

اگر اعمال و کردار اللہ اور رسولؐ کے احکام کے سانچے میں نہیں ڈھلتے تو پھر محض وقتی طور پر نعتیں گانے، گا گا کر اجتماعی طور پر درود و سلام پڑھنے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنکر دل پکڑ کر آنکھوں میں آنسو بھر لانے سے اللہ اور رسولؐ کی محبت متحقق نہیں ہو سکتی۔ یہ تو متحقق اسی صورت میں ہوگی، جب اللہ اور رسولؐ کے جملہ احکام کی کامل اطاعت کر کے اپنے عمل و کردار میں اسلام کی دلکش تصویر پیش کی جائے۔ ایسی صورت میں مخصوص و معروف عبادات اور اوراد کے دوران ہی نہیں دنیوی امور کی سرانجام دہی کے دوران بھی دل از خود اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہوتے ہیں اور اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت نور حضرت خیر الانامؐ کی خاطر جان مال عزت سب کچھ قربان کرنے کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں اور اس طرح اس امر کا زندہ ثبوت بہم پہنچا رہے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے آباء و اجداد، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنی بیویوں، تمام دوسرے رشتہ داروں، قبیلہ والوں اور دوستوں، اپنے مالوں، اپنی تجارتوں اور جائیدادوں، الغرض اپنی ہر عزیز سے عزیز شئے اور ہر عزیز سے عزیز رشتے سے کہیں بڑھ کر اللہ اور اس کا رسولؐ عزیز ہیں۔ بڑے سے بڑا لالچ اور دنیوی مفاد بھی انہیں ایک لمحہ کے لئے ان سے غافل نہیں کر سکتا اور ان کی اطاعت سے باز نہیں رکھ سکتا۔

اگر عمل اللہ اور رسولؐ سے صریح بغاوت کا آئینہ دار ہو اور زبان پر دعوے ہو اللہ اور رسولؐ کی محبت کا تو اس دعوے کی حیثیت لاف و گزاف سے زیادہ نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ ایسے مومنوں کو فاسق قرار دے کر انہیں کبھی کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا اور ایمان کے زبانی دعووں کے باوجود ان کے خلاف اس کا فیصلہ صادر ہو کر رہتا ہے۔

آج اس حقیقت کا صحیح ادراک کہ اللہ اور رسولؐ کے جملہ احکامات کے سانچے میں زندگیوں کو ڈھالنے اور اسلام کی اپنے وجودوں میں عملی تصویر پیش کئے بغیر اللہ اور رسولؐ سے نہایت درجہ محبت کے دعوے سچے ثابت نہیں ہو سکتے سب سے بڑی سعادت ہے اور امت مسلمہ کی سربلندی کا راز اس حقیقت کے صحیح ادراک میں ہی مضمر ہے اور یہی وہ نصیحت ہے جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین یعنی ہم احمدیوں کو فرمائی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:۔

"چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں پر اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ کے حقیقی حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دکھ اٹھاؤ۔ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳۵)

پھر آپ نے یہ نصیحت ہی نہیں فرمائی بلکہ اپنی خداداد قوت قدسیہ کی مدد سے اپنے متبعین کو اس پر کاربند کر دکھایا یہاں تک کہ وہ دنیا سے دل برداشتہ ہو کر اللہ اور رسولؐ کی نہایت درجہ محبت میں پورے دل اور پورے جان کے ساتھ ہمہ تن محو ہو گئے اور خدا کی راہ میں اپنی عزیز سے عزیز شئے اور تعلق کو قربان کرنا ان کے لئے سہل ہو گیا۔

بقیہ:۔ اخبارِ احمدیہ

کہ ہم ترقی یافتہ قوموں کو زندگی کے ہر شعبہ اور ہر میدان میں شکست نہ دیں۔

حضور نے زندگی کے مختلف شعبوں میں سبقت کا ذکر کرتے ہوئے ایک وسیع اور ہمہ گیر پروگرام کے ایک چھوٹے سے شعبہ پر جس کا تعلق کھیلوں سے ہے کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس ضمن میں مجلس صحت کے قیام اور اس کے مقصد کو واضح فرمایا اور روئے زمین کی تمام احمدی جماعتوں کو اس شعبہ میں بھی دوسروں پر سبقت لے جانے کے سلسلہ میں اہم اور ضروری ہدایات دیں۔

اس وقت چونکہ بارش ہو رہی تھی اس لیے حضور نے جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔ ربوہ میں بارشوں کا سلسلہ کئی روز سے جاری ہے اور وقفہ وقفہ سے بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے موسم میں خنکی بڑھ گئی ہے۔

خط و کتابت کرتے
وقت چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیئے (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عملِ صالح

(محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء - کراچی)

قرآن کریم میں اعمال صالح کا ذکر سو سے اوپر دفعہ آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مختلف آیات میں بتایا کہ عملِ صالح کیا ہے - اور عمل صالح کرنے سے کیا کیا حاصل ہوتا ہے ایک بات جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے جہاں بھی ایمان کا ذکر آیا اس کے ساتھ عملِ صالح کا ذکر آیا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی روح عمل صالح ہی ہے وہ ایمان جو بغیر عمل صالح یا اعمال کے ہے وہ کچھ کھوکھلا ایمان ہے اس کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ ایمان لانے والے نے چند کلمات کہہ دیئے - اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو انسان کو ایمان کی توفیق بھی اعمال صالح سے ہی ملتی ہے اور پھر اس کی پختگی کے لیے یہ لازم و ملزوم ہیں - سارا قرآن کریم پڑھ جائیے - شاذ ہی کوئی جگہ ہوگی جہاں ایمان کا ذکر ہو مگر اعمالِ صالح کا ذکر نہ ہو کسی کا یہ خیال کرنا کہ اس کا ایمان اعمالِ صالح کے بغیر قائم رہ سکتا ہے یہ ایسا ہی خیال ہے کہ کوئی سمجھے کہ سانس کے بغیر یا پھر دل کی حرکت کے بغیر زندگی قائم رہ سکتی ہے - پہلی بات تو یہ ہے کہ عمل صالح انسان کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور ایمان کے بعد اگر عمل صالح نہ کیا جاوے تو اس ایمان پر ایک موت طاری ہو جاتی ہے - جس طرح ایک باغ پانی کے بغیر ہرا بھرا نہیں رہ سکتا - اور جب پانی میسر نہ آوے تو مرجھا جاتا ہے - اور بالآخر خشک ہو کر بجائے پھل دینے کے ایندھن کا کام دیتا ہے - اسی طرح ایمان بھی اعمال صالح کے بغیر اس خشک لکڑی کی طرح ہو جاتا ہے جو سوائے جلانے کے کسی اور کام نہیں آسکتی - اور وہ انسان جو اعمالِ صالح نہیں بجا لاتا وہ بھی بالآخر جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے - آج کل کے زمانہ میں جب کہ ظاہری اعمال ہی سب کچھ ہیں - بہت لوگ دھوکہ میں پڑ گئے ہیں - وہ نماز پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ وہ قبول ہو گئی - روزہ رکھ کر بھی ان کو یہی خیال ہوتا ہے وہ قبول ہو گیا علی ھذا القیاس حج زکوٰۃ اور دوسرے امور ہیں - جنہیں اعمالِ صالح کی شرینی نہیں وہ نمازیں وہ روزے - وہ حج وہ زکوٰۃ سب ان کے منہ پر مارے جاتے ہیں شیطان انکو دھوکا دیتا رہتا ہے کہ جو انہوں نے کرنا تھا کر لیا اور ان کی جھوٹی نمازوں اور دوسری عبادتوں سے انہیں کبر پیدا ہو جاتا ہے - جو ان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو دیکھو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں انہیں سب کچھ تھا سوائے اعمالِ صالح کے - ان کے پاس کتاب تھی - احادیث تھیں مگر چونکہ اعمال صالح نہ تھے اس لیے انکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق نہ ملی - انہوں نے نہ صرف انکو رد کیا بلکہ صلیب پر بھی چڑھا دیا - بالآخر اپنے بڑے بڑے جتنوں کے باوجود وہ مغضوب علیہم کہلائے - ہر نبی کی آمد پر یہی ہوتا چلا آیا ہے - دیکھیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا باوجود ایک نبی کی اولاد ہونے کے ہلاک ہو گیا - اللہ تعالیٰ کو یہ کہنا پڑا

يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ -

(سورہ ھود)

اس میں اللہ نے اسے حضرت نوح کے اہل میں سے بھی نکال دیا - کیونکہ اس میں عمل صالح موجود نہ تھا - بالآخر وہ اسی طوفان میں غرق ہو کر مر گیا جو کہ حضرت نوح کے دشمنوں اور منکرین کو ہلاک کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا - یہاں یہ بھی نوٹ کرنے کے لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ وہ آپ پر ایمان نہیں لایا تھا - بلکہ یہ کہا

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ

کہ اس کے اعمال صالح نہ تھے - اگر اس کے اعمال صالح ہوتے (اس زمانہ کے معیار سے) تو وہ ایمان بھی لے آتا - ممکن ہے کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کو اچھا سمجھتا ہو مگر اس کے اعمال ایسے نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قابلِ قبول ہوں -

عملِ صالح کیا ہے یہ ہر مقام کے لیے علیحدہ علیحدہ ہے - ایک نبی کے لیے ان کا معیار اور ہے اور دوسرے کے لیے اور - پھر ایک جماعت صالحین کی ہے - جس کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے - وہ کون لوگ ہیں ان کا ذکر سورۂ آلِ عمران میں اس طرح کرتا ہے

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ -

وہ اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں - اور نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور یہ لوگ صالحین (نیکوں) میں سے ہیں - یہاں پر اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کی وضاحت کی ہے وہ (۱) اللہ پر ایمان (۲) یوم آخر پر ایمان (۳) نیکی کی ہدایت یا تلقین کرنا (۴) بدی سے روکنا (۵) نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا -

ایک اور جگہ قرآن کریم میں زمرہ صالحین کا ذکر کیا گیا ہے - یہ ذکر سورۃ نساء میں ہے - اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا -

اور جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں - اس آیت سے صالحین کا مقام ظاہر ہوتا اور یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انسان نبیوں صدیقوں - شہیدوں اور صالحین کا درجہ پاتا ہے -

پھر سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا

پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید (خواہش) رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ نیک (اور مناسب حال) کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لقاء کے لیے دو شرطیں لگائی ہیں ایک شرط یہ کہ وہ شخص عملِ صالح کرے - اور دوسری شرط یہ ہے وہ شرک نہ کرے اس سے پتہ لگا کہ مشرک عمل صالح کرنے والا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا -

عملِ صالح سے انسان کو کیا ملتا ہے اس کی تفصیل قرآن کریم میں بہت جگہ آئی ہے - اور اس تواتر سے آئی ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان کے بعد عمل صالح انسان کی روحانی تربیت اور ترقی درجات کے لیے بہت ہی ضروری ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف رنگوں میں بار بار بتایا ہے کہ عملِ صالح کے نتیجہ میں انسان کیا حاصل کرتا ہے - متعدد بار تو اللہ تعالیٰ نے عمل صالح یا اعمال صالح کی جزاء جنت بتائی ہے ان میں سے چند آیات نیچے لکھی جاتی ہیں - بنی اسرائیل کی خرابیوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ - (سورۃ مریم آیت ۶۱)

سوائے اس گروہ کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے -

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

اور جو کوئی ایمان کے مطابق عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایمان میں وہ سچا ہو وہ اور اس کے ہم لوگ جنت میں داخل ہوں گے

(المومن آیت: ۴۱)

غرض اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور عملِ صالح کرنے والوں کی جزاء مختلف پیرایوں میں بیان کی ہے اور بہت لطیف طریقہ سے کی ہے کہیں یہ کہا کہ ایسے لوگوں کو نہ آئندہ کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے کہیں یہ کہا کہ ان کے لیے مناسب اجر ہے - کہیں ان سے حیاتِ طیبہ کا وعدہ کیا ہے - کہیں اس کے اچھے انجام کی طرف اشارہ کیا ہے پھر یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دیگا - پھر کہیں انکو بامراد قرار دیا - بدلہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورہ سبا میں فرماتا ہے کہ ان کو بدلہ بڑھ چڑھ کر ملیگا اور وہ بالاخانوں میں امن کی زندگی بسر کریں گے ان کا ٹھکانہ فردوس ہوگا - ان کو معزز رزق دیا جاوے گا - ان کی حالت بڑی قابلِ رشک ہوگی - جنت (خدا) ان کے لیے ود (شدید محبت) پیدا کرے گا - اللہ تعالیٰ ان کو خلیفہ بنائے گا ان کی بدیوں کو دور کرے گا اور ان کو بہترین اجر دے گا - کیا شان ہے ایمان لانیوالوں کی اور عمل صالح کرنے والوں کی - ان آیات میں جہاں اخروی زندگی کے انعامات کا ذکر ہے وہاں انکا اشارہ دنیوی زندگی کی طرف بھی ہے - کیونکہ حقیقی مومن کو اس دنیا میں ہی جنت مل جاتی ہے - آنیوالی جنت خواہ کتنی شاندار ہو - مگر اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کو اس دنیا میں بھی ملتا ہے اسی لیے وہ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ کہتے ہیں یہ ثمرات و ثمرات ہیں جو کہ کوئی انسان اس دنیا کی ساری دولت بھی خرچ کر کے نہیں پا سکتا - ایسے بندے اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکا ہو جاتا ہے دنیا کی تکلیفیں بھی انکے لیے راحتیں بن جاتی ہیں - انکو بھوک اور پیاس میں وہ مزا ملتا ہے جو سیر شکمی میں نہیں ملتا - اللہ تعالیٰ انکو وہ مقام دیتا ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ اور ذی مرتبت لوگوں کے سر ان کے سامنے جھکے ہوتے ہیں آگ انکے لیے گلزار ہو جاتی ہے - وہ لوگ اپنے وجود میں خدا کے وجود کو دیکھتے ہیں - انکا دل اس آئینہ کی طرح ہو جاتا ہے - جسمیں اللہ تعالیٰ کا چہرہ چمکتا ہوا نظر آتا ہے لوگوں کی نظروں میں وہ بظاہر ذلیل ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں ان کے مقابلہ میں دوسرے لوگوں کی حقیقت ایک کیڑے کی بھی نہیں ہوتی آگے کیا ملتا ہے وہ تو استعارہ کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے اور وہ کیا انعامات ہیں ہم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے - انکی اصل لذت تو لقاء کی ہے اور یہی ان کا مقصدِ حیات ہے - دنیا کی نعماء ان کے لیے ایک مرے ہوئے کیڑے کی بھی حقیقت رکھتیں - وہ انکو ایک جذام سمجھتے ہیں اور جتنا دور بھی اس سے بھاگ سکیں دور ہی بھاگتے ہیں بدنامی پر وہ خوش ہوتے ہیں کیونکہ بظاہر ایک نامرادی کے پیچھے انکو اللہ تعالیٰ کی رضا نظر آتی ہے جب وہ سب کچھ کھو کر اپنے مولیٰ کو پا لیتے ہیں تو انکو حقیقی اطمینان ملتا ہے اگر آنکھیں کھول کر انکو اللہ تعالیٰ کا دیدار ملے تو انکو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ خدا انکی آنکھ بن جاتا ہے اور وہ خدا کے نور سے دیکھتے ہیں - بظاہر جو ذلتیں انکو دیکھنا پڑتی ہیں انکو ان میں ہی سکونِ قلب ملتا ہے اور ان کا دل ایک چٹان کی طرح ہوتا ہے انکو مرنا منظور - ساری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذلتیں منظور مگر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایک شائبہ بھی منظور نہیں ہوتا۔ دنیا والے ان کو پاگل سمجھتے ہیں مگر صاحبِ قلب انکے اوپر رشک کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے جنّٰتٍ تجری من تحتہا الانہار کا وعدہ کیا ہے انکے لیے ایک جنت نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں۔ انکی منزل بہت کٹھن ہوتی ہے مگر وہ لوگ جو بھی پاتے ہیں سب کچھ کھو کر ہی پاتے ہیں صوفیاء نے انکے مقام کو پہچانا۔ اور استفادہ کے رنگ میں اس مقام کی نشان دہی کی۔ وہ عارف تھے اور عارف ہی انکے مقام کو پہچان سکے۔ تذکرۃ الاولیاء کو پڑھ جائیے بہت جگہ آپ پائیں گے کہ بہت سے ایسے صوفیاء جنکا مقام اتنا بلند نہ تھا وہ بھی ان لوگوں کے حقیقی مقام کو نہ پہچان سکے۔ اسی غلط فہمی کی بنا پر بعض لوگوں نے بعض صوفیاء کو زندیق تک کہا۔ مگر انکو یہ خطاب بھی پیارا معلوم دیتا تھا۔ ہم لوگ جو اس اندھیرے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ہم اندھے ہی رہتے۔ اگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام ہماری رہنمائی نہ کرتا اور وہ علم کے خزانے جو مسلمان کھو چکے تھے وہ ہمارے سامنے لا کر رکھ نہ دیتا۔ اور قرآن کریم کی روح کو پھر زندہ نہ کرتا۔ اور ایمان کو ثریا سے واپس نہ لاتا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کی اکثریت نے حضرت مسیح موعود کو نہ پہچانا چنانچہ حضور کو کہنا پڑا۔

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

یہ علم کے خزانے مسیح زماں کے ساتھ ہی مختص ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انکو اس کے خلفاء کے ذریعہ لٹانا شروع کر دیا۔ مسیح زماں نے ہمیں ایمان اور اعمالِ صالح کی تلقین کی۔ اور ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو کہ آخرین منہم کا مصداق بنی۔ دنیا کے کونے کونے میں غلامانِ غلام احمد پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ سمندر جو مشرق سے مغرب کیطرف جا رہا تھا اسے پھر مشرق کی طرف موڑ رہے ہیں یہ نتیجہ ہے ان کے ایمان کا اور اعمال صالح کا۔ ایک دنیا ہے جو ایک چھوٹی سی بستی یعنی ربوہ کی طرف دوڑی چلی آ رہی ہے ہر ایک انمیں سے پیاسا ہے اسکے ہاتھ میں پیالہ پکڑا ہوا ہے تاکہ وہ پانی جو آسمان سے اترا ہے خود بھی پیئے اور اپنے بیوی بچوں اور دوسرے خویش کو بھی پلا دے۔ آسمان سے دودھ اترا ہے۔ ہر ایک کو یہ فکر ہے کہ اسے پی لے اپنی اولادوں کو بھی پلائے۔ یہ دن گزر جاویں گے۔ اور ایک وقت آوے گا کہ اللہ تعالیٰ اسلام (احمدیت) کا غلبہ کر دیگا اور لوگ حسرت سے کہیں گے کہ کاش وہ اس زمانے میں پیدا ہوتے اور غلامانِ غلام احمد کے گروہ میں شامل ہو کر آخرین منہم کے گروہ میں شامل ہوتے۔ اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد سیّد ولد آدم وخاتم النبیین۔

"اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ"

حضرت مولوی محمد دین صاحب (مرحوم صدر، صدر انجمن احمدیہ) کا کثرت مطالعہ (حدیث نبوی)

(مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ کراچی)

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ۔ (ترمذی شریف)

کہ اے مسلمانو! تم سب پر فرض ہے کہ تم بچپن سے قبر میں دفن ہونے تک علم حاصل کرتے رہو۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ (مشکوٰۃ شریف)

کہ ہر مسلم مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض کیا گیا ہے اسی طرح فرمایا کہ طالب علم پر ہمیشہ فرشتوں کا سایہ رہتا ہے اور اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم کے بارہ میں فرماتے ہیں

ہیں۔ العلم علمان علم الادیان و علم الابدان۔

اس متفق حدیث کے معنے یہ ہیں کہ علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک بدنوں اور جسموں کا علم اور دوسری قسم علم کی دینوں اور مذہبوں کا علم ہے اور ان ہر دو علموں کو بچپن سے وفات تک سیکھنے اور حاصل کرنے کی کوشش اور جدوجہد کرتے رہنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ ان ہر دو علموں یعنی علم ابدان اور علم ادیان کی آج تک بیسیوں شاخیں نکل آئی ہیں:۔ آج بھی مختلف علم کے بارہ میں تحقیقات اور ریسرچ کرنے میں لوگ رات دن مشغول ہیں انسان کو دینی علوم سیکھنے اور اس کے نکات و معارف پر غور کرنے اور اس کی حکمتوں پر تدبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت اور روحانیت میں جلا اور اضافہ ہوتا ہے۔ اور دنیاوی علوم کے حاصل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات اور اس کی ہر چیز کی پیدائش کی غرض و غائت اور اس کی باریک در باریک حکمتوں کو معلوم کر کے توحید باری تعالیٰ کا عظیم سبق ملتا ہے اور قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت میں مطابقت کر کے اور حقائق الاشیاء اور ان کی اغراض و مقاصد کے علم سے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ حکموں اور ان کے اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ کی ان پر سلامتی نازل ہو) کے جلیل القدر ساتھی خادم دین استاذنا المکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب ہمیشہ کتب کا گہری نظر سے اور تدبر سے مطالعہ کرتے رہتے تھے میں نے جب بھی ان کو دیکھا باوجود بڑھاپے کے اور کمزوری کے ہمیشہ کتابوں کا مطالعہ کرتے ہوئے پایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آخر دم تک ان کی نظر اور ان کی قوتِ شنوائی اور دیگر قویٰ جسمانیہ مکمل طور پر کام کرتے رہے اور حضرت مولوی صاحب موصوف نے کما حقہٗ خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے قویٰ اور نعمتوں سے فائدہ اٹھایا اور صحیح معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اطلبوا العلم من المھد الی اللحد پر عمل پیرا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی لیے لمبی عمر عطا فرمائے اور پھر مطالعہ کی طاقت اور توفیق بخشی کہ آخر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر پورا پورا عمل کرنے اور مطالعہ کرنے کے لحاظ سے ہمارے لیے اسوہ حسنہ ثابت ہوں مجھے ان کے مطالعہ کا شوق اور انہماک دیکھ کر ہمیشہ شرمندگی ہوتی رہی کہ ہم ان کے رنگ میں کیوں رنگین نہیں ہوتے ہم تو ایک دو گھنٹے مطالعہ کر کے تھک جاتے ہیں مگر حضرت مولوی صاحب موصوف گھنٹوں مطالعہ میں مصروف و منہمک اور غرق رہتے ہیں کہ ایسی محنت شاقہ سے نہ ہی اکتاتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں انگریزی اخبار تو باقاعدگی کے ساتھ پڑھتے تھے اور جس قسم کی کتاب بھی دستیاب ہو جائے پوری توجہ سے اور غور و فکر سے پڑھتے تھے میں نے بعض تربیتی اور اصلاحی اور تبلیغی مضامین جب بھی جمع کر کے کتابی صورت میں طبع کیے اور مجھے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا تو دوسرے وقت ملاقات پر خود ہی فرماتے کہ میں نے آپ کی کتاب شروع سے آخر تک پوری توجہ سے پڑھی ہے اور کتاب کی تعریف کر کے حوصلہ افزائی فرماتے اور ملاقات کے موقع پر پورا نام "عبدالمنان" کہکر پکارتے اور سب احوال دریافت فرماتے تھے۔ اور میری درخواست دعا پر دعا کرتے فجزاھم اللہ تعالیٰ پس حضرت مولوی صاحب موصوف آخر دم تک انہماک مطالعہ میں مصروف رہنے اور خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرتے رہنے کے لحاظ سے ہمارے لیے بہترین نمونہ اور عظیم مشعلِ راہ تھے۔ نور اللہ مرقدہٗ۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی نازل فرمائے) اپنے ایسے ہی فدائی اور عالم باعمل بزرگوں کے بارہ تعریفی رنگ میں فرماتے ہیں:۔

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سنتے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرہ پر..... اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں..... یہی دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو دست بردار ہو جانے کے لیے مستعد ہیں"

(بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۹۹)

ہماری دردمندانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت مولوی محمد دین صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی طاقت اور توفیق عنایت کرے اور مقبول خدماتِ دینیہ جلیلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

نیکوں کی اولاد سے خداوند کریم کا سلوک

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے ایک واقعہ سنا ہوا ہے کہ ہارون الرشید نے امام موسیٰ رضاؑ کو کسی وجہ سے قید کر دیا اور ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں رسیاں باندھ دی گئیں۔ اس زمانہ میں سپرنگ دار گدیلے تو نہ تھے عام روئی کے گدیلے ہوتے تھے۔ ہارون الرشید اپنے محل میں آرام دہ گدیلوں پر سویا ہوا تھا کہ اس نے خواب میں دیکھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ آپ کے چہرہ پر غضب کے آثار ہیں آپؐ نے فرمایا۔ ہارون الرشید! تم، ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو مگر تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم تو آرام دہ گدیلوں پر گہری نیند سو رہے ہو۔ اور ہمارا بچہ شدت گرما میں ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے قید خانہ کے اندر پڑا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر ہارون الرشید بے تاب ہو کر اٹھ بیٹھا اور ایک کمانڈر کو ساتھ لے کر اسی جیل خانہ میں گیا۔ اور اپنے ہاتھ سے ان کے ہاتھوں اور پاؤں کی رسیاں کھولیں۔ انہوں نے ہارون الرشید سے کہا کہ آپ تو اتنے مخالف تھے اب کیا بات ہوئی کہ خود چل کر یہاں آئے۔ ہارون الرشید نے اپنا خواب سنایا اور کہا کہ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں میں اصل حقیقت کو نہ جانتا تھا۔ اب دیکھو اس زمانہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں کتنا بڑا فاصلہ تھا۔ ہم نے کئی بادشاہوں کی اولادوں کو دیکھا ہے کہ وہ در بدر دھکے کھاتی پھرتی ہیں۔ میں نے خود ایک سقہ دلی میں دیکھا جو شاہانِ مغلیہ کی اولاد میں سے تھا وہ لوگوں کو پانی پلاتا پھرتا تھا مگر اس میں اتنی حیا ضرور تھی کہ مانگتا کچھ نہ تھا۔ دوسری طرف حضرت علیؓ کی اولاد کو دیکھو کہ اتنی پشتیں گزرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ ایک بادشاہ کو رؤیا میں ڈراتا ہے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ (التفسیر الکبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۱۶)

(مرسلہ جمال الدین صاحب شمس مربی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ محمود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی نگاہ میں

مکرم مولوی فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ میرا سمبر آزاد کشمیر

حضرت مصلح موعود وہ عظیم ہستی ہیں جو باون سال تک جماعت احمدیہ کے افراد کو اپنی نورانی کرنوں سے منور کرتی رہی۔ افسوس صد افسوس کہ کم فہم اور نادان طبقہ آپ کو نہ پہچان سکا۔ لیکن صاحب فراست افراد اس عظیم المرتبت بچے کو شروع سے ہی پہچانتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اُن برگزیدوں میں سے ہیں جنہیں خدا کے نور سے خاص حصہ دیا گیا تھا اس لئے اس نورِ فراست کی وجہ سے آپ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد کو بچپن سے ہی جانتے اور اس وجہ سے آپ سے پیار کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"میرے استاد جنہوں نے مجھے نہایت محبت اور شفقت سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا اور بخاری کا بھی ترجمہ پڑھایا"

(تاریخ احمدیت جلد چہار دہم صفحہ ۱۶۸)

پھر فرمایا:۔

مجھے بلا کر کہا میاں تم مجھ سے قرآن پڑھا کرو تمہیں نہ دیکھنے کی تکلیف ہوگی اور نہ پڑھنے کی تکلیف ہوگی کیونکہ میں ہی بولا کروں گا"

(تاریخ احمدیت صفحہ ۱۶۸-۱۶۹ جلد چہاردہم)

"مولوی صاحب کو مجھ سے بہت محبت تھی" (تاریخ احمدیت چہاردہم صفحہ ۱۶۹)

"میاں یہ تو دیکھو مجھے تم سے کتنا عشق ہے"

(ایضاً)

مندرجہ بالا آخری الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی زبان مبارک سے نکلے اور ان کا اعتراف حضرت مصلح موعود نے سفر بھیرہ میں کیا دیکھئے یہ کتنی گہری محبت سے پُر الفاظ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اس محبت کی وجہ سے اور ایک اور انتہائی اہم نقطۂ نگاہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی تربیت فرماتے اور سوال کرنے سے منع فرماتے چنانچہ فرمایا:۔

"میاں اتنا تو سوچو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اللہ کا بندہ میں ہی ہوں یا تم بھی ہو۔۔۔۔ تم خود سوچو اور اسلام پر پڑنے والے اعتراضات کا جواب دو"

(تاریخ احمدیت جلد چہاردہم صفحہ ۱۷۰)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ہے" (سوانح عمر صفحہ ۱۰۴)

حضرت خلیفۃ الاوّل ہمیشہ اس موعود فرزند کو آسمانی بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کی تلقین فرماتے چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ

"میں نے اس فکر میں کئی دن گزارے کہ حضرت صاحب کے بعد ہمارا کیا حال ہوگا اور میں نے کوشش کی کہ محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ایک مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمیں تب خوشی ہو کہ مرزا صاحب سے بھی اعلیٰ لکھو۔ آپ نے حضرت مہدی موعود کے اس اولوالعزم فرزند کو بلند پروازی کا سبق دینے کے لئے تقاریر کی باریک غلطیاں نکالیں اور معیار تقریر بلند کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۱۰ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے بزرگ استاد کی موجودگی میں ایک خطبہ دیا جس پر حضرت خلیفۃ الاوّل نے یہ ریمارکس دیئے۔

"میاں صاحب نے لطیف سے لطیف خطبہ سنایا وہ اور بھی لطف ہوگا۔ اگر تم اس پر غور کرو گے۔ میں اس خطبہ کی بہت قدر کرتا ہوں اور یقیناً کہتا ہوں کہ وہ خطبہ عجیب سے عجیب نکات اپنے اندر رکھتا ہے"

(سوانح فضلِ عمر صفحہ ۲۱۳)

اسی طرح آپ اس موعود فرزند کی ایک تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میاں صاحب نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی"

(سوانح عمر صفحہ ۲۱۸)

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ الاوّل نے درس میں اس موعود فرزند کی خلافت کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن نے ایک تحریر حضرت خلیفۃ الاوّل کے سامنے پیش کی جس میں یہ لکھا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق صاحبزادہ صاحب ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ الاوّل نے فرمایا۔ ہمیں تو پہلے ہی معلوم ہے تمہیں معلوم نہیں تم دیکھتے نہیں کہ ہم صاحبزادہ صاحب سے کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب نے کسی کے ذریعہ حضرت خلیفۃ اوّل تک یہ بات پہنچائی کہ صاحبزادہ صاحب بچے ہیں انہیں امام نہ بنایا کریں بتانے والے نے یہ نہ بتایا کہ یہ بات کس نے کہی ہے یہ بات سن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا:۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

"مجھے محمود جیسا ایک بھی متقی نظر نہیں آتا پھر فرمایا کہ میں مولوی محمد علی صاحب سے کہوں کہ وہ نماز پڑھایا کریں"

(سوانح فضل عمر صفحہ ۲۱۴)

حضرت خلیفۃ الاوّل نے اپنے آخری پیغام میں فرمایا:۔

"میرے مرنے کے بعد میاں صاحب سے کہہ دیں کہ عورتوں میں بھی درس دیا کریں"

(سوانح فضل عمر صفحہ ۲۳۴)

ان سطور کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پیغام پیش کرتا ہوں:۔

"آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔

(مرزا غلام احمد صفحہ ۱۶۷)

مندرجہ بالا تحریرات سے ظاہر ہے کہ:۔

I:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں تعین مصلح موعود کی صاف شہادت موجود ہے

II:۔ آپ کے عاشق خلیفۃ اللہ نے اس موعود فرزند کو کیا سمجھا۔

III:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کہ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ ان میں کثرت بخشوں گا وہ حاسدوں کے گروہ پر غالب رہیں گے۔ ایک خاص مطلب ہے۔

اے سعید فطرت انسانوں عقل کے ناخن لو اور خلافت راشدہ احمدیہ کے قدموں میں گرو کہ سب برکتیں اور ولائت خلافت راشدہ کے پاؤں تلے ہے اے رحیم و کریم خدا تو سب کو بصیرت بخش۔ آمین۔

ایک پیشگوئی کا ظہور

دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور میں بعض معزز ہندوؤں کی طرف سے جلسہ مذاہب عالم منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا اور مندرجہ ذیل پانچ سوالوں کے جواب دینے کے لئے ہر مکتب فکر کے علماء کو دعوت دی گئی کہ:۔

۱:۔ انسان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی حالتیں۔

۲:۔ انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ

۳:۔ کرم یعنی عمل کا اثر دنیا اور آخرت میں کیا ہوتا ہے۔

۴:۔ دنیا میں انسان کی اصل غرض کیا ہے اور وہ کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔

۵:۔ علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں

حضرت مسیح موعودؑ نے نمائندہ اسلام کی حیثیت سے ایک مضمون لکھا اور اعلام الٰہی سے قبل از وقت اعلان کر دیا "مضمون بالا رہیگا" مختلف نمائندوں نے اپنے اپنے مضمون پڑھے لیکن حسبِ پیشگوئی حضور کا مضمون جو آپ کے مخلص مرید حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا تھا واقعی سب سے بالا رہا سب نے اقرار کیا۔ اس مضمون کی خاطر جلسہ کا ایک دن بڑھا دیا گیا۔ اخباروں نے اس پر شاندار تبصرے کئے یہ مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے تراجم بہت سی زبانوں میں آ چکے ہیں یہ بڑی بینظیر کتاب ہے اور پڑھنے کے لائق ہے۔

(مرسلہ:۔ مکرم فضل الرحمٰن بسمل صاحب۔ ربوہ)

تمباکو نوشی کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشادِ گرامی

"تمباکو نوشی کے بارہ میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اس کو مکروہ جانتے ہیں۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ نہ اپنے لئے اور نہ اپنے صحابہ کے لئے کبھی اس کو تجویز نہ کرتے بلکہ منع فرماتے"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

بچے اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو جاری رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"۱۔ میری خواہش یہ ہے کہ یہ (دفتر اوّل) قیامت تک جاری رہے"

"۲۔ اس دفتر (دفتر دوم) کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے۔ اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی۔" (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اُس کے اور زیادہ فضلوں کے وارث ہوں۔

ناظر
بیت المال (آمد) ربوہ

آغازِ تحریکِ جدید کے وقت مخلصین جماعت کی قابلِ قدر قربانیاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سالِ نو کا افتتاح فرمایا تو ابتدائی قابلِ قدر قربانیوں کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا۔

"بہت سے ایسے تھے جن کو اُس زمانے میں پندرہ روپے مہینہ تنخواہ ملا کرتی تھی اُنہوں نے تین تین مہینے کی تنخواہیں لکھوا دیں۔ بعض ایسے تھے جنہوں نے دو مہینے کی تنخواہ لکھوا دی اور ذہن پر یہی اثر تھا کہ ایک دو سال کے اندر ہم ادا کر دیں گے۔ سلسلہ کے بہت سے ایسے بزرگ تھے۔ جو اگرچہ کچھ زائد تنخواہ پانے والے تھے۔ لیکن اس زمانے میں بھی ان کی تنخواہ دنیا کے لحاظ سے بہت کم تھی۔ مثلاً ناخداؤں کے معیار کے لوگ اور سلسلہ کے پرانے خدام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی لمبی خدمت کی توفیق پائی تھی۔ پچاس ساٹھ ستر روپے ماہوار سے زیادہ ان کی تنخواہیں نہیں تھیں۔ ان میں سے بھی بعض نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندے لکھوائے مثلاً حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اڑھائی سو روپے چندہ لکھوایا۔ اسی طرح دیگر بزرگوں میں مولوی ابو العطاء صاحب (جو اُس وقت کی نسل میں نسبتاً چھوٹے تھے) اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بھی پچاس روپے پچپن پچپن روپے لکھوائے جو اُس زمانے کے لحاظ سے ان کی آمد کے مقابل پر بہت زیادہ تھے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کی روشنی میں نہ صرف اس روح کو بلکہ ان مجاہدوں کے ناموں کو بھی زندہ رکھنا از بس ضروری ہے انصار خدام اور لجنات اس بارے میں اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور اجرِ عظیم کے مستحق ٹھہریں۔

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

کمزور بھائیوں کو ساتھ ملائیے

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی تلقین فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں سپین کی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا۔

"حقیقت یہ ہے کہ مسجدوں کی بڑی ضرورت ہے۔ بہت سے مبلغین کی ضرورت ہے مگر میں ابھی کوئی تحریک نہیں کروں گا..... میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک اپنے کمزور بھائیوں کو ساتھ ملنے کا موقعہ نہ دیا جائے ہم ابھی آگے نہیں بڑھیں گے۔"

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

افتتاح تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک ۱۹۸۳ء

اس سال میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونیوالی طالبات کے لیے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا افتتاح ۲۲ اپریل بروز جمعہ ۴ بجے شام لجنہ ہال ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس کلاس میں منتخب آیات قرآن کریم اور منتخب احادیث کی خصوصی درس و تدریس کے ساتھ ساتھ دیگر دینی امور بھی زیر نظر رہیں گے۔ تمام طالبات قرآن مجید، قلم اور ایک عدد کاپی ہمراہ لائیں۔ نیز طالبات بیرون از راہ موسم کے مطابق بستر اپنے ساتھ لائیں۔ جملہ لجنات اپنی نمائندہ طالبات بھجوانے کی بھرپور کوشش کریں، لیکن طالبات وہی آنی چاہئیں جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

چندہ مہمانخانہ مستورات

مہمانخانہ مستورات کی مد میں تین صد یا اس سے زائد چندہ ادا کرنے والی بہنوں کے نام بغرض دعا شائع کئے گئے تھے۔ جن میں سے بعض نام دفتر کی غلطی کی وجہ سے چھپنے سے رہ گئے تھے جو اب شائع کئے جا رہے ہیں۔

ارشاد بی بی صاحبہ بنت ملک عنایت اللہ صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات	۳۰۰/- روپے
نسیم اختر صاحبہ اہلیہ ملک عطاء اللہ صاحب " " "	۳۰۰/- "
از طرف مکرم شاہد صاحب مرحوم چک نمبر ۲۹ ڈیڑھ ضلع شیخوپورہ	۳۰۰/- "
اللہ رکھی صاحبہ سرگودھا۔	۳۰۰/- "
رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب سکھر	۳۰۰/- "
فضل بی بی صاحبہ اہلیہ سردار خان صاحب جیکب آباد	۳۰۰/- "
نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نامر احمد صاحب کمیانہ ضلع گجرات	۳۰۰/- "
مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور	۳۰۰/- "
مکرم جمیل احمد صاحب پال لاہور۔	۵۰۰/- "

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نصاب تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۳ء ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے اس کلاس میں مندرجہ ذیل کتب رکھی گئی ہیں

قرآن کریم باترجمہ۔ چہل احادیث۔ نماز باترجمہ
ایک غلطی کا ازالہ۔ شمائل احمد۔ عام دینی معلومات

کلاس میں شمولیت کی غرض سے آنے والے خدام یہ کتب اپنے ساتھ لائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● احباب کرام کی دعاؤں سے اب میرے بہنوئی ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب آف نوکوٹ (سندھ) کی بیماری میں افاقہ ہے۔ مگر اب بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ میری ہمشیرہ عزیزہ منصورہ نثار شدید بیمار ہے۔ احباب اس کی مکمل صحت یابی اور میری پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

(شیخ کرامت فاروق دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

● مکرم چوہدری امانت اللہ صاحب بھٹی کراچی عرصہ دو ماہ سے لبارضہ برقان علیل چلے آ رہے ہیں نیز ان کا بیٹا عزیزم طاہر فیروز بھی آٹھ ماہ سے دائیں بازو میں فریکچر ہو جانے کی وجہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ ہر دو مریضوں کی کامل اور جلد شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نعمت اللہ بھٹی میل نرس فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

● مکرم میاں محمد احمد صاحب چک نمبر ۶۶ مراد ضلع بہاولنگر نے چندہ مساجد ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کے تینوں بیٹے اپنی اپنی کلاس کے امتحان میں نمایاں طور پر کامیاب ہو گئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر سہ بچوں کی کامیابی کو خیر و برکت سے معمور فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تقریب رخصتانہ

خدا کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۵ مارچ بروز جمعہ میری بھانجی نزہت جہاں کی شادی ایک امریکن احمدی نور احمد صاحب سے مسجد احمدیہ شکاگو میں ہوئی رخصتانہ بھی مسجد ہی سے ہوا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دولہا دلہن اور دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے (آمین)

(ستیدہ مبارکہ بخاری مشین محلہ ۲ جہلم شہر)

مرکزی تربیتی کلاس منعقدہ ۲۲/۴ تا ۵/۵ میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے / معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۳۸ :-

میں نگہت امۃ النصیر زوجہ راجہ عبدالمالک صاحب قوم منہل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱ دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۳-۱۰-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر ایک لاکھ روپے وصول شدہ۔

(۲) تین جوڑا ڈسیٹ طلائی مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

۸ عدد طلائی چوڑیاں وزنی ۸ تولہ مالیتی -/۱۶۰۰ روپے

تین ہیرے کی انگوٹھیاں مالیتی -/۲۵۰۰ روپے ایک طلائی چین وزنی ۲½ تولے مالیتی -/۵۰۰ روپے

دو طلائی انگوٹھیاں وزنی ۲/۱ تولے مالیتی -/۳۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد ڈالر امریکن ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- نگہت امۃ النصیر زوجہ راجہ عبدالمالک صاحب

گواہ شد نمبر ۱ :- راجہ عبدالمالک ولد عبدالمجید صاحب

وصیت ۱۶۳۷۶

گواہ شد نمبر ۲ - میجر عبدالحمید پنشنر ولد سید اکبر صاحب وصیت ۳۸۵۵ ۸/۱۰ دارالصدر شمالی ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۳۹ :-

میں طاہرہ صدیقہ بنت مولانا دوست محمد صاحب شاہد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۳-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۶۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- طاہرہ صدیقہ محمدہ دارالصدر شرقی ۱ کوارٹر ۳۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد نمبر ۱ :- دوست محمد شاہد والد موصیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- ڈاکٹر محمد شفیع صدر پنڈی بھٹیاں

وصیت ۲۳۸۳۔

مسل نمبر ۲۵۲۴۰ :-

میں بشیر احمد ولد مولا بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن رچنا ٹاؤن سکیم ۱ ج شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

(۱) ایک پختہ مکان واقع گلی ۵ رچنا ٹاؤن سکیم ۱ ج شاہدرہ رقبہ ۵ مرلے مالیتی -/۶۰۰۰۰ روپے

۲۔ مکان ایک پختہ مکان واقع گلی ۱ رچنا ٹاؤن سکیم ۱ ج شاہدرہ رقبہ ۵ مرلے مالیتی -/۷۰۰۰۰ روپے

۳۔ رہائشی پلاٹ واقع گلی ۱۱ رچنا ٹاؤن سکیم ۱ مالیتی -/۱۰،۰۰۰ روپے۔

۴۔ اصل زر مبلغ -/۶۰۰۰ روپے زیر استعمال کاروبار

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ ۱۷/۱۱/۸۲ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- بشیر احمد بھٹی رچنا ٹاؤن سکیم ۱ ج ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔

گواہ شد نمبر ۱ :- عبدالحمید عامر مربی سلسلہ وصیت ۲۱۴۷۶۔

گواہ شد نمبر ۲ :- ایم محمد یوسف رچنا ٹاؤن سکیم ۱ ج ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۵۲۴۱ :-

میں احمد منیب انجم ولد منظور احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ جنوری ۱۹۸۳ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- احمد منیب انجم ولد منظور احمد صاحب مکان نمبر ۱۱۴ فیصل آباد روڈ جڑانوالہ

گواہ شد نمبر ۱ :- وسیم احمد جیمہ ولد غلام نبی صاحب جیمہ مربی سلسلہ احمدیہ جڑانوالہ

گواہ شد نمبر ۲ :- ڈاکٹر عبدالرحمٰن ہومیو ولد مولا بخش صاحب۔

خریداران "الفضل" کیلئے ضروری اعلان

"الفضل" کے خریدار احباب قیمت "الفضل" بھجواتے وقت اپنا پورا پتہ صاف اور واضح لکھیں چٹ نمبر ضرور دیں اور چندہ کی تفصیل بھی لکھیں ورنہ تعمیل میں دیر ہو جاتی ہے اور وقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے پتہ انگریزی میں لکھنا ہو تو کیپٹل حروف میں لکھیں تا غلطی کا امکان نہ رہے بعض احباب الفضل کو رقوم بھجواتے وقت دوسرے اداروں کی رقوم بھی ان میں شامل کر دیتے ہیں جو درست نہیں۔ الفضل کو صرف الفضل کی رقوم ہی بھجوائی جائیں۔ شکریہ۔

(مینیجر الفضل ۔ ربوہ)

اعلانِ دارالقضاء

مکرمہ حشمت بی بی صاحبہ ۱۴ دارالعلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند ملک بشیر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۴ دارالعلوم شرقی ربوہ رقبہ ۹ ف ۱۳ مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ پلاٹ مذکور ریاض احمد ملک بشیر احمد صاحب مرحوم کے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ ملک مشتاق احمد صاحب ۲۔ رزاق احمد صاحب پسران مرحوم ۳۔ رضیہ بیگم صاحبہ ۴۔ صفیہ ملک صاحبہ دختران مرحوم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ۔ ربوہ)

اعانت "الفضل"

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کی مد میں رقوم ارسال کی ہیں

مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور (اپنے دو بچوں کے عقیقہ کی خوشی میں) -/۱۰۰ روپے

مکرم شریف احمد صاحب بھٹی ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلر ربوہ (اپنے بیٹے عزیزم وسیم احمد کے اپنی کلاس میں اول آنے کی خوشی میں) -/۳۵ روپے۔ مکرم شیخ سجاد حیدر صاحب کراچی (اپنی شادی کی خوشی میں) -/۱۰۰ روپے

مکرم شیخ کریم اللہ صاحب کراچی (اپنی ہمشیرہ امۃ الشافی کی شادی کی خوشی میں) -/۵۰ روپے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید خوشیاں عطا کرے۔ اموال و نفوس میں برکت دے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین

(مینیجر الفضل ۔ ربوہ)

شرح چندہ ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ حسب ذیل ہے۔

پاکستان	-/۱۵ روپے
امریکہ کینیڈا۔ جزائر فجی بذریعہ ہوائی ڈاک	-/۱۵ ڈالر
" بحری "	-/۸ "
دیگر ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک	-/۶ پونڈ
" بحری "	-/۳ "

جو دوست ابھی تک ماہنامہ کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ ماہنامہ کی خریداری قبول فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی تحقیق کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ نے علمی تحقیق کے بارے میں فرمایا:۔

"تمام دنیا میں ہمیں دو قسم کے سٹیشن قائم کرنے پڑیں گے یعنی ایک TRACKING سٹیشن اور ایک MONITORING سٹیشن اور TRACKING سٹیشن کیلئے احمدی اپنے آپ کو وقف کریں خصوصاً لائبریرین یا اس مضمون سے تعلق رکھنے والے دوست ان کیلئے یہ کام بہت آسان ہے کمپیوٹرائزڈ (COM-PUTERISED) انفارمیشن دنیا کی ہر کتاب کے متعلق آجکل لائبریریوں میں موجود ہے اور لائبریرین اگر معلوم کرنا چاہیں کہ پچھلے ۵۰ سال میں اسلام کے متعلق کسی زبان میں کتنی کتابیں لکھی گئی تھیں تو وہ آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ تو ایسے دوست جو اس کام کیلئے اپنے آپکو پیش کریں وہ ایسی کتابیں معلوم کر کے ان کی لسٹیں مہیا کریں اور جب یہ کام ہو جائے تو پھر نسبتاً زیادہ علمی مذاق رکھنے والے لوگوں کی ایک ٹیم ہو جو اپنا وقت پیش کرے۔ مختلف ممالک میں ایسی کتابیں ان کے سپرد کی جائیں اور انہیں کہا جائے کہ آپ ان کا مطالعہ کر کے ان کے اعتراضات کی نشاندہی کریں۔ اور وہ مرکز کو مہیا کریں کہ فلاں فلاں کتاب میں اس قسم کے اعتراضات ہیں یہاں علماء کا ایک سیل (CELL) ہو۔ جو جوابات تیار کرے پھر پاکستان کے احمدیوں میں سے بھی واقفین اس رنگ میں طلب کئے جائیں کہ وہ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کریں گے۔ یہاں مرکز میں آکر باقاعدہ حاضری دینے کی ضرورت نہیں پڑیگی۔ بلکہ اپنے ہاں رہتے ہوئے اور اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہوئے وقت پیش کریں گے کہ فلاں کتاب یا جو بھی مقرر کی جائے اس کا جواب لکھنے کیلئے جس تحقیق کی ضرورت ہے میں وہ تحقیق کرنے کیلئے تیار ہوں۔ کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد وغیرہ بڑے شہروں میں لائبریریاں موجود ہیں اور تحقیق کے بڑے مواقع مہیا ہیں۔ تو ایسے دوست اپنی شامیں وقف کریں راتوں کو بے شک گیارہ بجے گھر لوٹیں لیکن یہ خدمت کا کام ہے جو انکو کرنا چاہیئے ورنہ علماء کے پاس تو اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ وہ ان باتوں کو PURSUE کر سکیں۔"

(الفضل ۲۴ فروری ۱۹۸۳ء)

مرسلہ:۔ وکالت تصنیف تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان

ماحول ربوہ میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کرنے والوں کے بارے میں بعض تکلیف دہ امور سامنے آئے ہیں مثلاً پلاٹ دکھایا کوئی گیا ہے رجسٹری کسی اور کی کرائی گئی ہے۔ جس پلاٹ کی رجسٹری کرائی گئی ہے وہ پہلے کسی اور کے پاس فروخت شدہ ہے۔ راستوں اور گلیوں کی بھی کوئی تعین نہیں کی گئی۔ اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مشتری ہوشیار باش کے تحت خریدنے والے دوست ہر طرح اطمینان کرنے اور اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی کا پورا تحفظ کرنے کے بعد سودا کیا کریں تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے فروخت کرنے والوں کو بھی اپنے غیر ذمہ دارانہ رویہ میں اصلاح کی تلقین کی جاتی ہے۔ (ناظر امور عامہ)

اعلانِ نکاح

● خاکسار کی بیٹی عزیزی ناصرہ ربانی کے نکاح ہمراہ عزیزم محمد اسلم بی۔ایس سی الیکٹریکل انجینئر ابن مکرم شفیع محمد صاحب لالہ رخ کالونی واہ کینٹ کا اعلان مبلغ بیس ہزار حق مہر پر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے مورخہ ۸ اپریل ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ نور راولپنڈی میں بعد نماز جمعہ فرمایا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ نکاح جانبین کیلئے مبارک کرے اور دونوں خاندانوں کو اپنے خاص فضل سے نوازے۔ آمین (ملک محمد شریف سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ راولپنڈی)

● میرے بیٹے عزیزم مکرم محمد یونس خالد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد انور صاحب آف نظارت امور عامہ کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- بزار حق مہر پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۷ اپریل کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا احباب جماعت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت بابرکت اور خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین۔ (خوشی محمد ہنجرا دارالعلوم جنوبی ۔ ربوہ)

راولپنڈی کے احباب کیلئے ضروری اعلان

احباب جماعت راولپنڈی اور اسلام آباد کی سہولت کے لیے مکرم خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار سابق ایڈیٹر "اصلاح" سرینگر (کشمیر) راولپنڈی کو الفضل کا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ احباب الفضل سے متعلق تمام امور کے بارہ میں ان سے رجوع کریں اور ان سے تعاون فرماویں۔ الفضل کی قیمت بھی انہیں الفضل کی مطبوعہ رسید حاصل کر کے ادا کر دیا کریں۔ مکرم ڈار صاحب راولپنڈی میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لیے بھی کوشش کریں گے اور اشتہارات بھی حاصل کر کے بھجوائیں گے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

میٹرک کے امتحان سے فارغ خدام بھائی ٹائپ، شارٹ ہینڈ (اردو، انگلش) میں داخلہ لیں۔ نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

● ربوہ میں احباب الفضل کا تازہ پرچہ سلمان نیوز ایجنسی (لوکل ایجنٹ) معرفت زاہد کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (مینیجر "الفضل" ۔ ربوہ)

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰ ۔ گروس ۲۵۲/- بونس علاوہ
تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر ابو ہریرہ چھینی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷
کیوریٹو ویٹرنری سنٹر:۔
شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

نئی لطیف موٹرز
دو پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴
میاں عبد اللطیف گھر:۔ ۳۳۰۶۹۳

و کوٹھی "الضیاء"
و خان عبد اللطیف خان صاحب (مرحوم) دار الصدر غربی ربوہ کا ایک حصہ کرایہ پر دیا جانا درکار ہے صاف ستھرا ماحول بیٹھا پانی ہوئی گیس اور جدید سہولتوں سے آراستہ۔
و خواہش مند احباب خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔
خاکسار
خان عبد الہادی خان "الضیاء"
دار الصدر غربی ۔ ربوہ

۵۰۸ ☎ انٹرنیشنل ٹریڈرز
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
گارنٹی ۵ سال
کم خرچ۔ بے آواز
کم قیمت۔ خوبصورت
سادات پنکھے
۴۱۲ ☎ اقبال ٹریڈرز
احمدیہ مارکیٹ نزد ڈاکخانہ گولبازار ربوہ